

خواجہ اجمیر کے حالات زندگی کا ایک غیر معروف قدیم ماخذ

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم ☆

یہ نادر مخطوطہ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمۃ کے ایک مرید و معتقد کی تصنیف ہے چونکہ اس مخطوطہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان کے حالات ہیں اس لئے مصنف نے اپنی اس تصنیف کو کوئی باقاعدہ نام نہ دے کر صرف "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ" پر ہی اکتفا کیا ہے کتاب کے آخر میں مصنف تترہ لکھتے وقت اس طرح رقم طراز ہیں۔

"تمام شد "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی" وقت چاشت شرف صفر المظفر روز دو شنبہ ۱۱۸۱ کاتب الحروف خاکے غلام حضرت نصیر الدین چراغ دہلی" (ص ۴۳) درجہ بالا عبارت سے جہاں اس تصنیف کو "رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی" سے مخصوص کرنے کی تائید حاصل ہوتی ہے وہیں سنہ تصنیف سے اس کی قدامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ نادر مخطوطہ راقم السطور کو سنٹرل لائبریری جامعہ ہمدرد کے نذیر یہ کلکشن سے دستیاب ہوا ہے اس مخطوطہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے ص ۲۹ اور ۳۰ پر دو مہرس ثبت ہیں جن میں "محمد جلال الدین" کندہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغلیہ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے شاہی کتب خانے میں اس مخطوطے کو رہنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ پھر شاہی کتب خانہ سے میاں نذیر حسین دہلوی کے کتب خانہ تک یہ مخطوطہ کس طرح پہنچا اس کی تفصیل پردہ خفا میں ہے۔ جامعہ ہمدرد کی سنٹرل لائبریری میں میاں نذیر حسین دہلوی کا وہی کتب خانہ "نذیر یہ ذخیرہ کتب" کے نام سے محفوظ ہے۔ یہ اہم مخطوطہ اسی نذیر یہ ذخیرہ کتب میں غیر مستعمل کاغذات کی جھر مٹ میں راقم السطور کو دستیاب ہوا ہے۔ جامعہ ہمدرد کی خوبصورت لائبریری میں اس مخطوطہ کو جو مقام ملنا

☆ استاد شعبہ اسلامیات، ہمدرد یونیورسٹی نئی دہلی، بھارت۔

چاہئے اس سے یہ محروم رہا۔

مخطوطہ کی زبان فارسی ہے، خط نستعلیق ہے چھوٹی تقطیع کے ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے ایک ساتھ کھلنے والے دونوں صفحات کو ایک شمار کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اگر ہر صفحہ الگ الگ صفحہ مانا جائے تو صفحات کی کل تعداد ۸۶ ہو جائے گی۔ ابتدائے کتاب کے ۲۰ صفحات تسلسل کے ساتھ غائب ہیں درمیان کتاب میں ۳۰ صفحہ سے ۴۰ صفحہ اور پھر آخر کتاب میں صفحہ نمبر ۴۲ غائب ہے درج ذیل مقالہ میں جن مباحث پر گفتگو کی گئی ہے وہ پیش نظر باقیماندہ صفحات کے ہیں۔

کاتب نے کتاب پختہ سیاہ روشنائی سے لکھی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔ دوران تحریر جہاں حضرت خواجہ کا اسم مبارک آیا ہے اسے سرخ روشنائی سے نشان زد کر کے نمایاں کر دیا ہے۔

مصنف رسالہ کتاب کا آغاز حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے نسب نامہ سے کرتے ہیں۔

"خواجہ معین الدین چشتی بن غیاث الدین حسن احمد بن حضرت خواجہ نجم الدین طاہر حسن الحسینی بن خواجہ عبدالعزیز حسن الحسینی بن حضرت خواجہ ابراہیم بن حضرت امام ادریس بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام ناطق بن حضرت امام سلطان الشہداء ابو عبداللہ الحسین صلوٰۃ اللہ علیہ بن حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم"۔

خواجہ صاحب کے شجرہ نسب کے بارے میں مورخین کے مختلف نظریات ہیں۔ بعض مورخین نے خواجہ علیہ الرحمۃ کا سلسلہ نسب اپنی کتب تواریخ میں بدین طور درج کیا ہے۔

"خواجہ معین الدین بن سید غیاث الدین بن سید سراج الدین بن سید عبداللہ بن سید عبدالکریم بن سید عبدالرحمن بن سید علی اکبر بن سید ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ"۔

درج بالا سلسلہ نسب میرے نزدیک غیر مستند ہے اول الذکر سلسلہ نسب کی تائید صاحب
مراۃ الاسرار نے بھی کی ہے اور معین الارواح کے مصنف نے بھی اس کی صداقت کا اعتراف کر
کے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ (معین الارواح - خادم حسن زبیری مطبوعہ آگرہ ص ۲۳)

سلسلہ نسب بیان کرنے کے بعد مصنف کتاب نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے حالات
شرح و وسط کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے چونکہ مخطوطہ کے اکثر اوراق درمیان سے
غائب ہیں اس لئے ان تفصیلات کا ذکر یہاں ممکن نہیں لیکن شروعات مصنف نے حضرت خواجہ
علیہ الرحمۃ کے اجیر مقدس تشریف لانے اور درخت کے نیچے قیام فرمانے سے کی ہے اور
وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔

جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ اجیر مقدس تشریف لائے تو اسی جگہ
قیام فرمایا جہاں راجہ اجیر کے اونٹ باندھے جاتے تھے شترانوں نے خواجہ اجیر سے وہاں سے اٹھ
کر کہیں اور قیام فرمانے کی درخواست کی مگر آپ نہ مانے اور اسی مقام پر عبادت و ریاضت میں
مشغول رہے۔ جب شتران حضرت خواجہ کو وہاں سے ہٹانے میں ناکام ہو گئے تو اس کی اطلاع
انہوں نے اپنے راجہ کو دی۔ مصنف کتاب نے راجہ کا نام نہیں لکھا ہے صرف راجاؤں کا راجہ
کہہ کر آگے بڑھ گئے ہیں۔ تاریخ کی دوسری کتابوں سے راجہ رائے پتھورا کے نام کی تائید ہوتی
ہے۔

حضرت خواجہ کو وہاں سے ہٹانے کے سلسلہ میں شترانوں نے آپ سے سخت کلامی بھی کی
تو خواجہ نے بطور سزا فرمایا کہ تمہارے اونٹ اب اپنے مقام سے نہیں اٹھیں گے۔ یہ سن کر
سارے شتران گھبرائے اور دوڑتے ہوئے راجہ کے پاس پہنچے اور حضرت خواجہ سے متعلق سارا
ماجرا کہہ سنایا تو راجہ نے کہا۔

"برو بخد مت آل درویش سر خود را در زیر پائے او آر باشد کہ در حق شتران دعا

کند شتران آمدہ پھنناں کرد حضرت خواجہ دعا کردند و فرمودند برو شتران تو برخاست

اند ساربان آمدہ دید کہ شتران برخاستہ اند" (ص ۲۱)

راجہ کے حکم کے مطابق تمام شتران خواجہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اونٹوں کے سلیطے
میں دعا کرنے کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی اور یہ کہا جاو دیکھو تمہارے اونٹ اپنی اپنی

جگموں سے کھڑے ہو گئے ہیں۔

راجہ کے شتریان اس حیرت انگیز واقعہ سے مزید متعجب ہوئے اور راجہ کے پاس جا کر اس واقعہ کی دوبارہ خبر دی۔ راجہ بھی یہ واقعہ سن کر درط حیرت میں پڑ گیا ابے پال جوگی کو جسے راجہ دل سے چاہتا تھا اس پریشان کن واقعہ کی اطلاع دیکر مدد کا خواستگار ہوا۔

مصنف کتاب نے جوگی کا نام ابے پال لکھا ہے جب کہ اکثر تاریخ کی کتابوں میں اس جوگی کا نام صرف بے پال ملتا ہے۔ اس جوگی کے نام کے بارے میں اختلاف کچھ بھی ہو لیکن اس کی سحرانہ عظمت کا اعتراف اکثر مورخین نے کیا ہے۔ مصنف کتاب اس کے اوصاف و کمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”آں جوگی سحر بسیار می دانست و طلسمات بسیار در خاطر خود یاد و میداشت و موازی
بمفسد افسونگر همیشه ہمراہ خود میداشت خورد و بزرگ جمله یک ہزار پانصد ہمراہ می
بودند و آں جوگی اس مقرر ریاضت و علم در زیدہ بود کہ در باطن خود
راہ یافتہ۔ (ص ۲۲)

ابے پال جوگی جادوگری کے معاملہ میں اپنی مثال آپ تھا۔ اس سلسلہ میں ہندوستان میں اس کی بڑی مقبولیت تھی اس فن میں ’کامل مہارت کی بنیاد پر پیر و جواں اس کے مرید و معتقد نظر آتے تھے۔ سات سو جادوگروں کا جتھا ہمیشہ اس کے ساتھ رہا کرتا تھا اگر کوچک و بزرگ سب کو شامل کر لیا جائے تو ساتھ رہنے والوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ کثرت علم اور ریاضت کی بنیاد پر اسرار باطن اس کے سامنے روشن تھے۔ اسی کمال کی بنیاد پر راجہ رائے ہتھورا اس کا مرید و معتقد ہو گیا تھا اور کوئی بھی کام اس کی مرضی کے خلاف نہیں کرتا تھا۔ راجہ کے دل میں رہ رہ کے یہ بات آتی تھی کہ اگر اس فقیر کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ ابے پال جوگی ہی ہے۔ اس اعتماد کے پیش نظر اس نے خواجہ سے متعلق تمام تفصیلات لکھ کر جوگی کے پاس ارسال کر دیں خط ملتے ہی جوگی ابے پال راجہ کی حمایت اور اعانت کیلئے اپنے تمام حواریوں کے ساتھ خواجہ کو تباہ و برباد کرنے کی نیت سے آگیا۔ یہاں آنے کے بعد جب حقائق کا علم ہوا اور شتریانوں کی زبانی تمام تفصیلات معلوم ہوئیں تو جوگی نے کہا۔

”جیسا کہ تم سب کہہ رہے ہو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مرد درویش کو

جادوگری میں کمال حاصل ہے اور اپنی جادوگری ہی کی بنیاد پر یہاں جما ہوا ہے
ورنہ ایک مسلمان یہاں تک کیوں کر پہنچ سکتا ہے۔"

مصنف کی اصل عبارت یہ ہے:

"جنیں کہ شامی گوئید اس درویش جادوئے بسیار یاد خواہد داشت بزور جادوئے او
پاکے دریں مقام نمادہ است و اگر نہ مسلمان را چہ جائے آنگہ درینجا تو
اندر سید" (ص ۲۲)

بہر حال جوگی اے پال نے راجہ کو بہت تسلی دلائی اور ڈینگ مارتے ہوئے متکبرانہ انداز
میں کہا گھبرانے کی بات نہیں ہے اس فقیر پر اتنا جادو چلاؤں گا کہ اس کا نام اس صفحہ ہستی سے
مٹ جائے گا۔ راجہ اس کی اس متکبرانہ گفتگو سے خوش ہوا اور پوری طرح اس کے دام تروییر
میں پھنس گیا۔ اور خواجہ کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے جوگی کے ساتھ راجہ بھی چلا۔ راستہ
میں راجہ کے دل میں خواجہ سے متعلق طرح طرح کے برے خیالات آرہے تھے اور آپ کو
نیست و نابود کرنے سے متعلق نہ جانے کیا کیا وہ پلان بنا رہا تھا۔ اس برے خیال کی آمد و رفت
کے نتیجہ میں بقول مصنف:

"چشم او نابینا شدی چنانکہ ہیچ کس را ندیدی چوں از خیال فاسد پشیمان شدی چشم
او روشن شد" (ص ۲۳)

"راجہ کی آنکھ کی بینائی چلی گئی اندھا پن کی وجہ سے وہ کسی کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔
جب ان فاسد خیالات سے اسے ندامت ہوئی تب اس کی آنکھوں میں بینائی
واپس آئی۔"

اس طرح آنکھوں سے روشنی غائب ہونے سے متعلق راستہ میں کئی بار واقعہ پیش آیا۔
جیسے فاسد خیالات آتے روشنی چلی جاتی اور جب راجہ کو ان فاسد خیالات سے ندامت اور پشیمانی
ہوتی تو آنکھوں میں روشنی واپس آ جاتی۔ جوگی اے پال ہرن کی کھال پر سوار ہو کر چل رہا تھا۔
اس کے حواری اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے جیسے ہی جوگی اپنے حواریوں کے ہمراہ خواجہ کے
قریب پہنچا تو زبردست شور و غوغا بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بھیڑ خواجہ کے ارد گرد جمع ہو
گئی آپ نے فوراً اپنے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ لیا تاکہ یہ دشمن اس دائرہ کے اندر نہ آ

سکیں اور آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں، دائرہ کھینچ کر حضرت خواجہ نماز میں مشغول ہو گئے اور ان تمام جادوگروں کی جادوگری دھری کی دھری رہ گئی۔ ہزار کوششوں کے باوجود اس کھینچے ہوئے دائرہ کے اندر کوئی نہ پہنچ سکا۔

شادی دیو، گوناگوں کمالات کی بنیاد پر جس کی پرستش کی جاتی تھی وہ خواجہ کے ہاتھوں اسلام قبول کر کے ظلمات کفر سے نکل کر ایمان کے اجالے میں آچکا تھا۔ جس وقت جادوگروں نے حضرت خواجہ کی گھیرابندی کی تھی اس وقت وہ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر جادوگر اور زیادہ پریشان ہو گئے اور آہ و فغاں کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"اے دیو عمر مایاں قسمت تو کردہ ایم و آباو اجداد ماترا پرستش کردہ اند و از برائے تو پرگنت و زرو مال دادہ ایم و ہر روز چندیں مبلغ خرچ لشکر تو نمودہ ایم شاید روزے بکار ما خواہی آمد آخر تو رفتی و غلام مسلمان شدی" (ص ۲۳)

تمام جادوگروں نے شادی دیو سے بہت کچھ کہا۔ ماضی میں کئے گئے اس پر احسانات کی یادیں بھی تازہ کرائیں اور جس قدر اس پر انعامات و نوازشات کی بارش ہوئی تھی اس کا بھی ذکر سامنے آیا۔ مگر بقول مصنف:

"شادی سخن آنمعاوہ در گوش نمی کرد و جانب آنما بنظر نیم نمی دید" (ص ۲۳)

شادی نے نہ تو ان جادوگروں کی باتیں دھیان سے سنیں اور نہ ہی نظر اٹھا کے ان کی طرف دیکھا۔ جادوگر اپنے پروگرام کے مطابق مسلسل شور و غوغا کر رہے تھے حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ اپنے خالق کی عبادت سے فراغت کے بعد ان جادوگروں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"اے گمراہاں چہ می گوید جملہ فریاد بر آور دند کہ عمر ما بان عبادت او

کردیم و الحال بجادوئے تو از راہ ما رفتہ" (ص ۲۳)

اے گمراہو کیا کہہ رہے ہو تو سب جادوگروں نے باواز بلند کہا کہ ہم لوگوں نے شادی دیو کی پرستش کی ہے اب آپ کے جادو کی وجہ سے ہمارے راستہ سے الگ تھلگ ہو چکا ہے پھر حضرت خواجہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم اپنی آواز اپنے پاس رکھو اور شور و غوغا نہ کرو اچھے پال جوگی

اور اس کے تمام حواری مختلف ذرائع سے اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے مگر اس نے ترچھی نظر سے بھی ان گمراہوں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

اسی دوران پانی کی ضرورت کا احساس ہوا تو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے شادی دیو سے

فرمایا:

”اسی قدح بردار و از حوض آب پر کردہ بیار وقت پر کردن گوی یا بدوح شادی فی الحال قدح را برداشت و نام خدائے تعالیٰ بر زباں راند چوں بکنار آب رفت گفت یا بدوح و قدح را در آب نهاد بفرمان الہی تمام آب حوض در قدح شادی در آمد گویا کہ در حوض آب نبود شادی قدح را برداشت بخدمت خواجہ بایشاد“ (ص ۲۷)

یہ پیالہ لو اور جاو حوض سے پانی بھر کر لے آو پیالے کو پانی سے بھرتے وقت یا بدوح کہنا شادی نے خواجہ کے فرمان کے مطابق عمل کیا جب یا بدوح کہہ کہ اپنے پیالے کو حوض میں پانی بھرنے کیلئے ڈالا تو حوض کا سارا پانی پیالے میں سمٹ آیا اور حوض میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں رہ گیا جب شادی دیو پانی کا وہ پیالہ خواجہ کی بارگاہ میں لایا تو اچھے پال جوگی اور اس کے سارے حواری یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور غصہ سے تمللا کر جادوگری میں مزید شدت پیدا کرنے لگے اور تمام جادو گروں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پہاڑوں سے سانپ بلوا کر خواجہ کو ڈسوا یا جائے چنانچہ انہوں نے یہی کیا اور لاکھوں سانپ اپنے جادو کے بل بوتے پہاڑوں سے بلوائے وہ سانپ جیسے خواجہ کی ڈسنے کیلئے آگے بڑھتے تو خط کشیدہ دائرہ تک پہنچتے ہی عاجز و در ماند ہو جاتے ایسا لگتا کہ وہ سب بے جان ہو گئے ہیں خواجہ صاحب سانپوں کی یہ حالت زار دیکھ کر اپنے احباب سے فرماتے۔

”اس ماربا گرفتہ بجانب کوہ ہا اندازید ماران گرفتہ بجانب کوہ سار انداختند“

(ص ۲۴)

ان سانپوں کو پہاڑوں کی جانب پھینک دو آپ کے احباب سانپوں کو پکڑ کر پہاڑوں کی

جانب پھینک دیتے۔

مصنف لکھتے ہیں:

"آوردہ اند کہ آں ماربا ہر جا کہ افتادی آنجا درختے شدی و سبز گردیدی تا آنکوں
نام آں درخت چتراول می گویند" (ص ۲۴)

"لوگوں کا بیان ہے کہ وہ سانپ جہاں گرتے سرسبز و شاداب درخت بن جاتے
انہی میں سے ایک درخت اب بھی ہے جس کا نام چتراول ہے۔"

ابے پال جوگی کی جب ساری ساحرانہ کوششیں ناکام ہو گئیں تو اس نے خواجہ صاحب
سے بڑے ہی اطمینان و سکون کے ساتھ فرمایا۔

"اگر توانی بریزنی و ازیں مقام بزددی برو والا نہ من کہ ابے پال جوگی ام بجانب
آسمان رفتہ چنداں بلائے بر سر تو آرمیم کہ در علاج آں عاجز آئی" (ص ۲۴)

"جس قدر جلد ممکن ہو یہاں سے چلے جائیے ورنہ سن لو میں ابے پال جوگی ہوں
آسمان میں جا کر تم پر مصیبتوں کی اتنی بارش کروں گا کہ تم "حیران" و "پریشان
ہو جاو گے۔"

خواجہ صاحب ابے پال جوگی کی اس بات سے مسکرائے اور فرمایا
"تو کار زمیں رانکو ساختی۔ کہ بر آسمان نیز پر داختی"
"زمین میں رہ کر تو تم کچھ نہ کر سکے آسمان سے تم کیا کر لو گے۔"

خواجہ صاحب کی اس بات سے ابے پال کو طیش آ گیا اور فرط غضب سے اس کا چہرہ
سرخ ہو گیا۔ فوراً ہی اس نے ہرن کی پوست کو فضا میں اچھالا اور پھر کود کر اس پر بیٹھ گیا اور
فضاوں میں اتنی دور تک چلا گیا کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ خواجہ اور خواجہ کے ساتھی ابے
پال جوگی کی اس کرتب سے تھوڑی دیر کیلئے متحیر تو ضرور ہوئے لیکن فوراً ہی آپ نے اپنی جوتی
کو جوگی کو آسمان سے نیچے لانے کا حکم دیتے ہوئے اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے فرمایا۔

"ایں کفش راعقب جوگی، سینداز آں یار، پھنناں کرد کفش را اگر رفتہ، سینداخت" (ص ۲۵)

اس جوتی کو جوگی کے تعاقب میں پھینکو اس نے ایسا ہی کیا جوتی کو اٹھا کر آسمان کی طرف
پھینک دیا اس کے بعد کیا ہوا مصنف لکھتے ہیں:

لوگوں کا بیان ہے کہ جب جوتی کو آسمان کی طرف پھینکا تو غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا

اس ہاتھ نے جس طرح اجماع پال جوگی کی درگت بنا کر زمین پر اتارا وہ بیان سے باہر ہے۔ اس نے مارے شرم اور ندامت سے پھر اپنا سر اونچا نہ کیا اور زمین پر اترتے ہی خواجہ کے قدموں سے لپٹ گیا گویا کہ اس نے اپنی ہار مان لی قدموں میں لپٹ کر گریہ و زاری کرنے لگا عقیدت و ارادت کے آنسو آنکھوں سے ساون بھادوں کا سماں پیش کر رہے تھے۔ جب خواجہ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اسی پیالے سے ایک گھونٹ پانی پینے کو کہا جو شادی دیو حوض سے بھر کر لایا تھا اور پورے حوض کا پانی جس میں سمٹ آیا تھا۔ اجماع پال جوگی نے جب فرط عقیدت میں وہ پانی کا گھونٹ حلق سے اتارا تو جو کیفیت پیدا ہوئی اس کا اظہار مصنف نے درج ذیل لفظوں میں کیا ہے۔

"مجرد خوردن آل آب ہر شرک و ضلالت کہ از فعل کفر در سینہ او بود
پاک شد" (ص ۲۵)

صرف ایک گھونٹ پانی پیتے ہی اس کا سینہ کفر و ضلالت اور شرک و گمراہی کی غلاظتوں سے پاک و صاف ہو گیا۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا اے جوگی دل میں کیا اور کچھ خواہش ہے تو جوگی نے بڑے ہی نیاز مندانہ انداز میں کہا۔

"اے محرم اسرار راز الہی راہ راست اہل سنت کہ شہادارید و دین شمار بر حق است
ومن بجان و دل دین شمار قبول کردم وے در دل من یک آرزوئے ہست اگر
حکم شود بگویم حضرت خواجہ فرمودند بگو در دل تو ہر آرزو کہ باشد" (ص ۲۵)

"اے محرم اسرار راز الہی سچا راستہ یہی ہے جس پر آپ گامزن ہیں، آپ کا دین
بر حق ہے میں دل و جان سے آپ کا دین قبول کرتا ہوں، لیکن میرے دل میں
ایک آرزو ہے اگر حکم ہو تو عرض کروں حضرت خواجہ نے فرمایا تمہارے دل
میں جو بھی آرزو ہے بلا جھجھک بیان کرو۔"

اجماع پال جوگی نے کہا کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ درویش اور طالبان حق و صداقت زہد و ریاضت کے ذریعہ کس منصب تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟

تو خواجہ صاحب نے فرمایا:

"وَتَحْتِیْ كِه بِهْدَقِ دَرَسْتِ بَخْدَاوِ رَسُوْلِ خُدَا صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَمِ اِیْمَانِ اَرٰی مَعْلُوْمِ
تَرَا خُوَاہِدِ شَدِّ" (ص ۲۵)

اتنا سنتے ہی اے پال جوگی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے جس قدر جلد ممکن ہو
ایمان کی تلقین فرمائیے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجیری علیہ الرحمۃ نے اپنے خادم خاص محمد فخر الدین
سے فرمایا اے فخر الدین یہ جوگی ایمان لانا چاہتا ہے اسے ایمان کے شرائط کی تلقین کیجئے۔ خواجہ
صاحب حالت مراقبہ میں چلے گئے اس استغراقی کیفیت میں جب خواجہ کی نظر جوگی پر پڑی تو اس
کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ اس نظر کیسیا کا اثر یہ ہوا کہ اے پال جوگی کی ظاہری دنیا نگاہوں سے
اوجھل ہو گئی اور وہ عالم بالا کی سیر کرنے لگا۔ اس دوران جن عجائبات کا مشاہدہ اس نے اپنے ماتھے
کی آنکھوں سے کیا وہ بیان سے باہر ہے اس نے اپنی نگاہوں سے اس مقام کو دیکھ لیا جہاں ایک
طالب صادق زہد و ریاضت کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ جب اس کی یہ خواہش پوری ہو گئی تو اس نے
اپنی ایک اور خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اے حضرت خواجہ می خواہم کہ تا قیامت زندہ باشم در حق من دعا بکن (ص ۲۶)

اے خواجہ میں قیامت تک زندہ رہنا چاہتا ہوں آپ میرے حق دعا فرمائیے۔

جوگی کی اس خواہش پر خواجہ کو تھوڑی دیر کیلئے تامل بھی ہوا تھا کہ ندائے نبی سنائی دی
کہ اے خواجہ آپ اس جوگی کے حق میں دعا فرمائیں اس جوگی سے متعلق میں آپ کی ہر دعا
قبول کر لوں گا۔ پھر حضرت خواجہ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی نماز کی ادائیگی کے بعد جوگی کیلئے
دراڑائی عمر کی دعا فرمائی آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ دعا باب اجابت سے نکلرائی اور جوگی
کے حق میں قبول ہو گئی آپ نے فرمایا اے جوگی:

"تا قیامت تو زندہ خواہی ماند" (ص ۲۷)

"تو قیامت تک زندہ رہے گا۔"

حضرت خواجہ نے ان کا نام اے پال سے بدل کر عبد اللہ بیابانی رکھا اس نام سے وہ

قیامت تک زندہ رہیں گے اور گم گشتگان راہ کو منزل مقصود کا پتا بتائیں گے۔ اجیر کی پہاڑیوں میں روپوش ہیں ایک بار کسی نکلز ہارے سے ملاقات ہونے کا بھی ثبوت ملتا۔ ہے ہر جمعرات کو ایک روایت کے مطابق خواجہ صاحب کی بارگاہ میں حاضری بھی دیتے ہیں مگر ان کی صورت سے کسی کو آشنائی نہیں ہوتی۔

شادی دیو پہلے اسلام قبول کر ہی چکا تھا اچھے پال جوگی نے بھی اسلام قبول کر کے راجہ کی تمناؤں پر پانی پھیر دیا۔ جب راجہ کی سمجھ میں پوری طرح آ گیا کہ اس مرد درویش میں کچھ روحانی طاقت ضرور ہے اسی طاقت کی بنیاد پر سب اس کے معتقد ہو جاتے ہیں۔ تو وہ خائب و خاسر ہو کر اپنے مقام واپس لوٹ گیا۔

اچھے پال جوگی جو آپ کو شہر اجیر سے بھگانے کی نیت سے آیا تھا قبول اسلام کے بعد شادی دیو اور اچھے پال دونوں مل کر خواجہ سے اس شہر میں قیام کرنے کی درخواست کرنے لگے۔ اور درخواست کی وجہ یہ بتائی کہ بندگان خدا زیادہ سے زیادہ آپ کی ذات بابرکت سے استفادہ کر سکیں۔

جگہ کی تعیین کیلئے حضرت خواجہ نے اپنے خادم خاص محمد فخر الدین کو شہر بھیجا آپ کے خادم نے آپ کے مستقل قیام کیلئے اسی جگہ کا تعین کیا جہاں شادی دیو کی پرستش ہوتی تھی آج اسی مقام پر آپ کا مزار پر انوار ہے جس کا گنبد دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشتا ہے۔

جب خادم خاص محمد فخر الدین کے منتخب کردہ مقام پر مستقل بود و باش اختیار کرنے کی غرض سے خواجہ قلب شہر میں تشریف لائے تو پہلے آپ نے وہاں جماعت خانہ، عبادت خانہ اور مطبخ تیار کرنے کیلئے فرمایا۔ پھر کچھ دنوں وہاں قیام کئے ہوئے نہیں گذرے تھے کہ آپ نے اپنے چند ساتھیوں کو راجہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا۔

"اے گمراہ تو کہہ بانہما ارادہ داشتے و معتقدانشان بودی و از رضائے انشان بیرون بودی ہمہ مسلمان شدند و ایمان قبول نمودند تو ہم براہ حق تعالیٰ باز آئی و ایمان قبول کن" (ص ۲۷)

"اے گمراہ تو ان لوگوں کا مرید و معتقد تھا تمہاری ساری رضائن کی رضائیں

شامل ہوا کرتی تھی یہ سب تو مسلمان ہو گئے ایمان کی دولت حاصل کر لی تم بھی
راہ حق قبول کر کے ایمان لے آؤ۔"

خواجہ صاحب نے کئی بار اسے اسلام کی دعوت دی اور اصرار کیا مگر اس گم گشتہ راہ کو
راہ حق و صداقت نصیب نہ ہوئی اور دین اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتا رہا۔ ایک مرتبہ کا واقعہ
ہے کہ حضرت خواجہ مراقبہ میں تھے کہ ناگاہ سراوہر اٹھا کر فرمانے لگے۔

"راجہ راجھا کہ منکر از ایمان است زندہ بدست لشکر می دادیم زیرا کہ حق تعالیٰ را
دو لشکر است یکے لشکر اسلام دوم لشکر مشائخ تمام اسلام سزا دہند منکراں را
و کافراں را و اسیر گردانند" (ص ۲۸)

"راجاوں کا راجہ ایمان کا منکر ہے اسے میں نے زندہ ایک لشکر کے قبضہ میں دیا۔
حق تعالیٰ کے دو لشکر ہیں ایک لشکر اسلام اور دوسرا لشکر مشائخ لشکر اسلام کفار
مشرکین اور منکرین کو سزا دیتا ہے اور انہیں قیدی بناتا ہے۔"

بزرگوں سے منقول ہے ان دنوں سلطان معز الدین سام عرف شہاب الدین خراسان میں
تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں ملک ہندوستان میں ہوں اور حضرت خواجہ معین الدین
چشتی اجیری علیہ الرحمۃ کی بارگاہ ہے خواجہ مجھ پر انتہائی شفقت کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ اور یہ
کہہ رہے ہیں۔

"اے سلطان شہاب الدین بیا و ایں راجہ را کہ منکر از ایمان است سزا و جزا
برساں و در ملک ہند بروج اسلام مشغول شو حق تعالیٰ ایں دولت بتوار زانی
فرمود" (ص ۲۸)

"اے سلطان شہاب الدین آ اور یہ راجہ جو ایمان و اسلام کا منکر ہے اسے اس
کے کیفر کردار تک پہنچا اور ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کر اللہ تعالیٰ نے اس
کام کیلئے تیرا انتخاب کیا ہے۔"

جب سلطان شہاب الدین خواب سے بیدار ہوئے تو انہیں اس خواب پر تعجب بھی ہوا
اور مسرت بھی۔ عالم حیرانی میں انہوں نے تعبیر رویا کے ماہرین کے سامنے اپنا خواب بیان کیا تمام

ماہرین بیک زبان ہو کر بول اٹھے تعبیر نیک ہے تمہیں ہندوستان کی فتح مبارک ہو۔

چند ہی روز گزرے تھے کہ سلطان نے لشکر جرار کے ساتھ ہندوستان پر چڑھائی کر دی اور ہندوستان کا بیشتر حصہ اپنے زیر نگیں کر لیا۔ حکم خواجہ کے مطابق راجہ رائے پتھورا کو زندہ گرفتار کر لیا اور اس کے تخت و تاج تاراج کر ڈالے اور اس کے سارے حواری اسیر کر لئے گئے۔ اس طرح سلطان شہاب الدین کے ہاتھوں ہندوستان میں اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ جب روز افزوں ہندگان خدا دولت اسلام سے مشرف ہوتے رہے خواجہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ عام ہوا ایک خلقت آپ کے مقدس ہاتھوں دولت ایمان سے مشرف ہوئی۔ اجیر مقدس کا پورا علاقہ اسلام کی روشنی سے چمک اٹھا۔ اسلام کے دشمن اسلام سے محبت کرنے لگے خواجہ کو بنظر حقارت دیکھنے والے خواجہ کے قدموں میں جان دینا باعث عز و افتخار سمجھنے لگے روز افزوں اشاعت اسلام میں اضافہ ہونے لگا۔ جو دولت اسلام سے مشرف ہوتا خواجہ اسے اخلاقی تعلیمات کے ساتھ اسرار تصوف سے بھی آگاہ فرماتے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ نے اپنے مریدین و معتقدین کے حلقہ میں فنا اور بقا کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

"سوائے ذات باری تعالیٰ کے اس دنیا میں کسی کو قرار نہیں "کل نشی ہالک الا وجهہ" صرف اسی کی ذات باقی رہے گی وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہم بھی اپنے دوستوں سے جدا ہو جائیں گے اور ہمارا مدفن اسی شہر اجیر میں ہو گا۔"

اس ناصحانہ گفتگو کے بعد حضرت خواجہ نے حضرت شیخ علی بخاری سے فرمایا۔

"خلافت و سجادہ قطب الدین روشی را دادیم او را بگوی کہ نزدیک من بیاید۔"

"خلافت اور منصب سجادگی میں قطب الدین روشی کو عطا کر رہا ہوں ان سے کہو

کہ میرے قریب آئیں۔"

حضرت خواجہ قطب الدین فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ کے قریب آیا تو آپ نے میرے سر پر اپنی دستار اور کلاہ رکھی اور وہ عصا جو حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ سے آپ کو ملا تھا مجھے عنایت فرمایا اور اس کے علاوہ ایک مصحف اور مصلیٰ مجھے عطا کر کے یہ فرمانے لگے کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ امانت ہے جو خواجہ جواجگان کی توسط سے مجھے دستیاب ہوئی ہے اب تک میرے پاس رہی میں نے اس کا حق ادا کیا اس امید پر اسے میں آپ

کو دیتا ہوں کہ آپ بھی اس کا حق ادا کریں گے تاکہ کل قیامت کے دن خواجگان چشت سے مجھے ندامت و پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔ (ص ۴۱)

اس کے بعد حضرت خواجہ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بحالت دعا آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ فرمانے لگے۔

"ای خواجہ قطب الدین ترا بخدا سپردم و نیز نگاہ تو عرش رسانیدم" (ص ۴۱)
 "اے خواجہ قطب الدین تمہیں میں نے خدا کے حوالے کیا اور تمہارا مقام عرش تک پہنچا دیا۔"

پھر آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین روشی کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔
 "چار چیز مرد از قید نفس دا رہاند اول درویشی خود را تو نگر نماید دوم گرسنگی خود را سیر نماید سیوم در اندوہگی خود را شاید نماید چہارم ہر چند کہ از کے بدی پسندد برابر او نیکی نماید" (ص ۴۱)

"چار چیزیں انسان کو قید نفس سے رہائی دلاتی ہیں (۱) درویشی میں تو نگری (۲) بھوک میں آسودگی (۳) غم میں خوشی کا اظہار کرنا اور (۴) جو کوئی برائی کرے اس کے ساتھ اچھائی کا سلوک کرنا۔"

پھر خواجہ قطب الدین روشی سے فرمایا:

"ہر جا کہ باشی تجرید باش و ہر جا کہ باشی مرد باش" (ص ۴۱)
 "جہاں کہیں بھی رہنا علائق دنیا سے بے نیاز اور احکام الہیہ کی تکمیل میں ہمت مردانہ کا مظاہرہ کرنا۔"

پھر دعا فرماتے ہوئے پیر کمال نے اپنے مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکلی کو دہلی کیلئے روانہ فرما دیا۔ جب حضرت خواجہ دہلی پہنچے تو باشندگان دہلی نے آپ کا پرتاک خیر مقدم کیا شہر کے علماء و فضلاء اور درویشوں کا اژدھام آپ کے ارد گرد ہو گیا۔ سب آپ سے دعاؤں کی درخواست کرنے لگے۔ دہلی میں آپ کو قیام فرماتے ہوئے چند ہی یوم گزرے تھے کہ۔

"آئندہ بیاد و گفت کہ حضرت خواجہ از چند روز برحمت حق پیوستہ" (ص ۴۲)

ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ چند روز ہوئے خواجہ دار فانی سے دار باقی کی طرف کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس طرح رشد و ہدایت کا آفتاب ہندوستان میں اشاعت اسلام کا اہم فریضہ انجام دینے کے بعد اور ظلمت کدہ ہند میں ایمان کا اجالا پھیلانے کے بعد ہمیشہ کیلئے روپوش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوسرے اصحاب اس طرح کی جان گسل قربانی نہ دیئے ہوتے تو ہندوستان کی سر زمین حق و صداقت کے اجالے سے محروم رہتی۔

خواجہ صاحب کے اس اشاعتی مشن کو حضرت خواجہ قطب الدین روشی نے آگے بڑھایا۔ اپنے درج ذیل خلفاء کے ذریعہ ہندوستان کے چپہ چپہ میں اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

- (۱) حضرت شیخ فرید شکر گنج (۲) حضرت شیخ شفی (۳) حضرت شیخ نجم الدین (۴) حضرت شیخ فیروز (۵) حضرت شیخ حسن (۶) حضرت شیخ احمد تاجی (۷) حضرت شیخ قاضی حمید ناگوری (۸) حضرت شیخ محمد (۹) حضرت شیخ سلطان (۱۰) حضرت شیخ نصیر الدین غازی (۱۱) حضرت شیخ مولانا برہان الدین حلوانی (۱۲) حضرت شیخ محمود جاجری (۱۳) حضرت شیخ سعد الدین خواجہ نبینی (۱۴) شیخ فخر الدین حلوانی (۱۵) حضرت شیخ بابا بری بہر دریا (۱۶) شمس الدین اولیا (۱۷) شیخ ضیا رومی (۱۸) شیخ برہان الدین بہیقی (۱۹) حضرت شیخ بدر الدین

مصنف کتاب نے حضرت شیخ خواجہ قطب الدین روشی کا شجرہ نسب بھی تحریر کیا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین روشی بن سید کمال الدین (و بروایت نام ایٹال حسن طوسی) بن سید احمد بن سید محمد بن سید اسحاق بن سید معروف بن سید احمد چشتی بن سید رضی الدین بن سید حساب الدین بن سید رسیدین بن حضرت امام برحق امام محمد تقی۔ (ص ۳۰)

حضرت خواجہ قطب الدین روشی کے علاوہ مصنف کتاب نے سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے ۱۸ خلفاء حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے ۹ خلفاء اور حضرت بابا فرید شکر گنج کے ۱۷ خلفاء کے اسماء کا بھی ذکر کیا ہے ان تفصیلات کی روشنی میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجیری علیہ الرحمۃ کی حالات زندگی سے متعلق اس قدیم ماخذ کی اہمیت ارباب فکر و نظر باسانی لگا سکتے ہیں۔

در مقام یاد این که اشارت بر همه آورده اند استون مقام
 در ایشان که اشارت بر همه موسی علیه السلام کرده چهارم مقام صلوات
 که اشارت بر همه اوست علیه السلام کرده اند پنجم مقام راضیان که
 اشارت بر همه یعقوب کرده اند ششم مقام متفکر که اشارت بر همه
 یوسف علیه السلام کرده اند هفتم مقام شاکران که اشارت بر همه سیدان
 کرده اند هشتم مقام شکستگان که اشارت بر همه شویب علیه السلام کرده
 نهم مقام متوکلان که اشارت بر همه ابراهیم خلیل علیه السلام کرده اند
 مقام واصلان که اشارت بر همه زین العابدین علیهم السلام کرده اند
 علیه السلام کرده اند طاعت تمام شد در ساله حضرت خواهر معین الدین
 در وقت حاجت شهر صفو المظفر روز چهارشنبه ۱۱
 بهات الوافه که غلام حضرت نور الدین جو ایدین ۵

مخطوط کے ص ۳۳ کا عکس